❁❁❁ تقریر ❁❁❁

ذاتی اصلاح کے لئے عملی کوششیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّکُمۡ مُّلٰقُوۡہُ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:122)

ترجمہ: اور اپنے نفوس کے لئے (کچھ) آگے بھیجو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم ضرور اس سے ملنے والے ہو اور مومنوں کو (اس امر کی) بشارت دے دے۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

معزز سامعین! آج مجھے ایک ایسے موضوع پر لب کشائی کرنے کا موقع میسّر آ رہا ہے جس کا آغاز کرنے سے قبل ایک بار مجھے اپنے گریبان میں جھانک کر اپنا جائزہ لینے اور اپنا محاسبہ کرنے کی توفیق مِل رہی ہے کہ ذاتی اصلاح کے لیے جن عملی کوششوں کا ذکر مَیں کرنے جا رہا ہوں۔ کیا مَیں اُس پر کماحقہ عمل کر رہا ہوں۔

ذاتی اصلاح کے لیے جس عملی کوشش کی سب سے پہلے ضرورت محسوس ہوتی ہے وہ محاسبہ نفس ہے جس کی طرف قرآن و حدیث اور آج کے مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام نے بہت زیادہ توجہ دلائی ہے۔ جس آیت کی خاکسار نے تقریر کے آغاز میں تلاوت کی ہے اُس میں نفوس کے لیے آگے بھیجنے سے مراد یہی ہے کہ اِس دنیا میں ہی اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے ہوئے اس امر کا جائزہ لیتے رہو کہ کیا آپ کے اعمال اِس قابل ہیں کہ وہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹا سکیں اور آپ کو جہنم سے بچا سکیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی آرزوؤں کی تکمیل کا خواہشمند ہو۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد)

اِسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو محاسبہ کی یوں پُر زور تلقین فرمائی۔

”حساب خداوندی سے پہلے اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کر لو اور عذاب سے پہلے اس دن کے لیے راستہ تیار کر لو اور وقت سے پہلے کوچ کا سامان مہیا کر لو۔ کیونکہ وہ عدل اور انصاف اور فیصلہ برحق کا مقام ہے۔ جس نے پہلے ڈرایا اور اس نے کسی قسم کی کوتاہی کے بغیر اپنا فرض ادا کیا۔“

(خطبات نبویؐ صفحہ 54)

حضرت عمر فاروقؓ کا ایک مشہور قول ہے کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا کہ اپنا محاسبہ کر لو قبل اس کے تمہارا کوئی حساب کتاب لے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام محاسبہ ٔنفس کی اہمیت کو ایک نہایت ہی لطیف مثال سے واضح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

”ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہے اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اُس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 827)

آپ علیہ السلام نے ذاتی اصلاح کے لیے جن امور کی ضرورت ہوتی ہے اُن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لیے زندگی بسر کرو اور اُس کے لیے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“

(کشتی نوح صفحہ 17)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی، جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 48۔ ایڈیشن 2003ء)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

”اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن حسین ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اُسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اگر وہ بد عمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اُس کو اعمال میں ایک خاص لذّت آتی ہے اور اُس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اُسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 249 ایڈیشن 1988ء)

سامعین! اب مَیں عملی کوششوں کی طرف آتے ہوئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق کو بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور تمام درست اور مکمل اعضاء کے ساتھ پیدا کیا۔ ہمیں اشرف المخلوقات کے زُمرہ میں شامل کیا۔ اُس نے ہمیں اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کی صلاحیتیں دیں۔ سوچنے کے لیے دماغ دیا اور کیڑے مکوڑوں اور جانوروں کی طرح لایعنی زندگی سے بچایا۔ اِن تمام نعمتوں کا شکرِ الٰہی بجالانے کے لیے اپنے اللہ سے مضبوط تعلق قائم کرنا بہت ضروری ہے تا خشیتِ الٰہی پیدا ہو اور ذاتی اصلاح کے ذرائع پیدا ہوتے رہیں۔

ہمیں اپنی اصلاح کے لیے خالص ہو کر خدا کی عبادت کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی شیطان کے حملوں سے بچا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے، اُس کا قرب حاصل کرنے کے لئے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنا اور اپنے عقیدے کی درستی کر لینا یہ کافی نہیں ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارنا ہو گا، اُس کے آگے جھکنا ہو گا۔ اُس کی عبادت خالص ہو کر کرنی ہو گی۔ جہاں عملی کوشش ہو، توبہ اور استغفار کی طرف توجہ ہو، وہاں ایک انتہائی ضروری چیز نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بارہا قرآنِ کریم میں نماز کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم رکھنے اور اسے مضبوط تر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پنجوقتہ نمازیں بروقت ادا کی جائیں اور اگر باجماعت ادا ہو سکیں تو اِن کی ادائیگی مساجد یا نماز سینٹرز میں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اسے ذاتی اصلاح کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِؕ (العنکبوت:46)

ترجمہ: یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ پس شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارنے کا ایک بڑا ذریعہ نماز ہے۔ آجکل کے لغویات سے پُر ماحول میں تو اس کی طرف اور زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سامعین! اِن نمازوں میں سے ایک نفلی عبادت یعنی تہجد بھی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ سورۃ بنی اسرائیل آیت 80 میں فرماتا ہے کہ یہ تہجد (ذاتی اصلاح کے لیے) تمہیں مقامِ محمود تک لے جا سکتی ہے۔

سامعین! ذاتی اصلاح کے لیے حقوق اللہ سے تعلق رکھنے والی ایک اہم کوشش قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ و تشریح کے ساتھ اُس کا مطالعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کے متعلق فرمایا لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ (الواقعہ:80) کہ اِسے پاک صاف لوگ ہی چھوتے ہیں اور پاک وصاف اور مطہر وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ذاتی اصلاح کے تمام مراحل طے کر کے اس مقام پر پہنچتے ہیں۔ قرآن کریم میں درج اوامر ہر عمل کرنا اور نواہی سے رکنا ذاتی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے۔ چین کے انقلابی لیڈر ماؤزے تنگ سے کسی نے پوچھا کہ یہ انقلاب کیسے لائے ہو تو اس نے جواب دیا کہ نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کردار کو اور قرآن کو پڑھ کر۔ لہٰذا باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت ترجمہ کے ساتھ کریں تب ہی آپ کو علم ہو گا کہ مَیں نے کون سی

نیکی کرنی اور کون سی برائی چھوڑنی ہے۔ قرآن کریم سے ہی ہمیں ہر قسم کی ہدایت ملے گی۔ عملی حالتوں کی تبدیلی میں ہر برائی جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے اُس کو چھوڑنا اور ہر نیکی جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے اس کا اختیار کرنا شامل ہے۔ پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہر وقت سامنے رکھنا ہوگا کہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں میں سے ایک حکم کی بھی نافرمانی نہ کرو۔ پس ہمیشہ ہمیں اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ بظاہر چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنا ہے۔

ماہِ رمضان میں روزے رکھیں کہ روزہ بھی اصلاحِ نفس کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ہمیں صبر کرنا سکھاتا ہے۔ وہ باتیں جو عام دنوں میں ہمارے لیے جائز ہیں ہم نے ان کو روزے کی حالت میں چھوڑ کر کیسے صبر کرنا ہے۔

سامعین! اگر ذاتی اصلاح میں حقوق العباد کے حوالے سے بات کریں تو ماحول اور معاشرہ میں بسنے والے لوگوں کے ساتھ جہاں حسنِ سلوک سے پیش آنے کی تلقین ملتی ہے وہاں اپنی ذاتی اصلاح کر کے دوسروں کے لیے بھی نمونہ بننا ضروری ہے۔ یہ بھی ایک فعال ذریعہ ہے ذاتی اصلاح کا۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی عیال قرار دیا ہے جس طرح ہم اپنے عیال کے لیے نمونہ بنتے ہیں۔ اُن سے حسنِ سلوک کرتے ہیں اسی طرح عیالُ اللہ کا حصہ رہتے ہوئے دوسروں کے لیے جہاں نمونہ بننا ہے وہاں ان سے حسنِ سلوک بھی کرنا ہے۔

حقوق العباد میں ماں باپ سے حسن سلوک بھی ہے۔ بیوی بچوں کے حقوق ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ رشتہ داروں میں سے کوئی مدد کا حقدار ہے اس کی مدد کریں۔ ہمسائیوں کا خیال کریں۔ آپ کی حرکات سے، آپ کی زبان سے کسی کو دکھ نہ پہنچے۔ ان کے لیے بحیثیت احمدی مسلمان آپ ایک نمونہ ہوں۔

عملی حالت کی روک میں عادت کا بہت بڑا دخل ہے۔ آجکل ہم دیکھتے ہیں خاص طور پر نوجوانوں میں فلمیں دیکھنے کا بڑا رجحان ہے۔ انٹرنیٹ پر کئی کئی گھنٹے صرف کر دیتے ہیں ایک نشے کی سی عادت بن گئی ہوئی ہے۔ کھانا نہیں کھائیں گے، نمازوں کا کچھ خیال نہیں، انٹرنیٹ پر بیٹھے ہیں تو بیٹھے چلے جائیں گے۔ رات دیر گئے تک بیٹھے ہیں فلمیں یا وڈیوز دیکھ رہے ہیں دیر سے سونے کی وجہ سے تہجد تو دُور فجر کی نماز بھی رہ جاتی ہے۔ نہ بچوں کی پرواہ، نہ بیوی کی پرواہ۔ پس یہ جو عادتیں ہیں، یہ عملی اصلاح میں روک کا بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔ بعض ہیں وہ باہر دوستوں میں سارا وقت گزار دیتے ہیں۔ خواتین ہیں وہ دن کا ایک بڑا حصہ ٹیلی فون پر باتیں کرنے میں گزار دیتی ہیں جن میں زیادہ تر دوسروں کی غیبت ہی ہوتی ہے۔ لہذا ہمیں اپنی اصلاح کے لیے ان بری عادات سے بھی چھٹکارہ حاصل کرنا ہوگا۔

بعض اوقات انسان کے لیے اپنے رشتے اس کے اعمال کی درستی میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اس پر اپنے ماں باپ، بیوی بچوں کی محبت اتنی حاوی ہو جاتی ہے کہ وہ بھول جاتا ہے کہ میں جو یہ کام کر رہا ہوں، رشوت لے رہا ہوں، کسی کے ساتھ غبن کر رہا ہوں، کسی کو دھوکہ دے رہا ہوں اپنے خاندان کی خاطر یہ میں ان کی بھلائی نہیں کر رہا بلکہ اپنے اعمال کو جہنم کی طرف لے کر جا رہا ہوں۔ اس لیے اپنے اعمال میں خدا تعالیٰ کی محبت کو بیوی بچوں کی محبت پر ترجیح دیں کوئی ایسا کام نہ کریں جو خدا کی ناراضگی کا باعث بنے۔

تکبر سے بچیں، عاجزی اختیار کریں۔ لوگوں سے محبت سے پیش آئیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے فرائض اور حقوق کا خیال رکھیں۔

ہر کام کرتے وقت یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کے نتائج نیک ہیں یا نہیں۔ اس کام کو کرنے کی مجھے اجازت ہے یا نہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات پر عمل کر رہا ہوں یا نہیں کہ قرآنِ کریم کے جو سات سو حکم ہیں اُن پر عمل کرو۔ کہیں میں ان سے دُور تو نہیں جا رہا۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذاتی اصلاح کا ایک ذریعہ جماعتی خدمات، جماعتی میٹنگز اور جلسوں میں شرکت کو قرار دیا ہے۔ ہمارے اجلاسات، جماعتی میٹنگز، اجتماعات اور جلسے سب کچھ ہمیں ہماری اصلاح کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان سے ہم کچھ نہ کچھ ضرور سیکھتے ہیں۔ دل میں خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہم کوئی ایسی بات کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو۔ خود بھی جماعتی پروگرامز میں شامل ہوں اور اپنے بچوں کو بھی شامل کریں۔ یہ جماعتی پروگرامز ہمیں ایک خاندان کا حصہ بناتے ہیں اور جماعت کی مضبوطی کا باعث ہیں۔

ہر جمعہ کو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں یہ خطبات بھی ہماری اصلاح کا ایک ایک ذریعہ ہیں۔ ان خطبات کو سنیں اور دیکھیں کہ ہمارے پیارے حضور ہمیں کس نیکی کا حکم دے رہے ہیں اور ہم نے ان کی باتوں پر عمل کرنا ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہماری اصلاح کے لیے خلیفہ وقت کے قیمتی ارشادات ہیں جبکہ دنیا ان سے محروم ہے۔ MTA دیکھیں۔ وہ ہماری اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

سامعین! حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو اپنے اندر جذب کرنے اور اس دعا کا ذکر کر کے فرمایا کہ ”آپ علیہ السلام نے بھی یہ دعا دی کہ خدا تعالیٰ میری اِس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے اِن کے دل اپنی طرف پھیر دے۔(شہادۃ القرآن) اور فرمایا ”ہماری عملی اصلاح کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعائیں ہیں۔ یہ دلی جذبات ہیں۔ یہ درد ہے اور اس جلسوں کا مقصد بھی یہی عملی اصلاح ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا کہ اِن تین دنوں میں اپنی عملی اصلاح کے جائزے بھی لیتے رہیں اور اِس طرف بھی توجہ دیں۔ ہمارے یہ معیار اس وقت قائم ہوں گے جب ہم ایک فکر کے ساتھ اس کی کوشش کریں گے۔ آپ علیہ السلام کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ درد انگیز اور ہمیں ہلا دینے والا ہے“

(خطبات مسرور جلد12 صفحہ 358)

سامعین! اب ایک طرف حضور ذاتی اصلاح کے لیے جلسوں میں شمولیت کو قرار دے رہے ہیں اور ساتھ ہی ایک اور ذریعہ یعنی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف بھی احباب کی توجہ دلا رہے ہیں کیونکہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تزکیہ نفس کرتی ہیں۔

سامعین! ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں“

(پیغام حضور انور، بر موقع اشاعت روحانی خزائن کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن مؤرخہ 10 اگست 2008ء)

سامعین! وقت کی مناسبت سے ذاتی اصلاح کا ایک اور ذریعہ بیان کر کے مَیں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اُس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو، کسی بات کو سن کر انقباض نہ ہو۔“

(خطبات مسرور جلد12 صفحہ 66)

پھر آپ ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”پس ہمیں اپنے اعمال اچھے کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے دیانت اور امانت کے معیاروں کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی آمد کے حلال ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ چند پیسوں کے لئے کونسل کو دھوکہ دے کر اپنی سچائی کے معیار کو داؤ پر لگا دیں اور benefit حاصل کر لیں یا روپے حاصل کرنے کے لئے جھوٹے مقدمے کر دیں۔ ہمیں اپنے کام جو بھی ہمارے سپرد کئے جائیں، پوری تندہی اور محنت اور پوری خوش اسلوبی اور پوری دیانتداری سے کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہو گا تو دین کے ساتھ دنیا کے میدان بھی ہم پر کھل جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ غیروں پر عمومی طور پر جماعت کا اچھا اثر ہے لیکن اگر ہم بعض معمولی دنیاوی فائدوں کے لئے اپنی دیانت اور امانت کے معیاروں کو ضائع کرنے والے بنیں تو ہر ایک شخص جو یہ حرکت کرتا ہے، جماعت کو بدنام کرنے والا بھی بنے گا۔“

(خطبہ جمعہ 31/ جنوری 2014ء)

ہمارے پیارے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”حقیقت میں تو ہر نیکی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم فرمایا ہے، اُس کا حصول اور ہر برائی جس سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے، اُس سے نہ صرف رکنا بلکہ نفرت کرنا عملی اصلاح کی اَصل اور جڑ ہے۔ پس ہم تب حقیقی مسلمان کہلائیں گے، ہم تب زمانے کے امام کی حقیقی جماعت کے فرد کہلائیں گے جب نیکیاں اور اعلیٰ اخلاق ہم میں پیدا ہوں گے، جن کے پیدا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان کو حکم دیا ہے۔ اور دوسری طرف بدی سے انتہائی کراہت کے ساتھ نفرت ہو۔....... کیا ہم میں سے ہر ایک بھرپور کوشش کرتے ہوئے اپنی اس طرح عملی اصلاح کر رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے جو ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے، یہ پوچھتی ہے کہ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں کہ جھوٹ اور فریب ہمارے قریب بھی نہ پھٹکے؟ کیا ہم نے اپنے دنیاوی معاملات سے واسطہ رکھتے ہوئے آخرت پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے؟ کیا ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایک بدی سے اور بد عملی سے انتہائی محتاط ہو کر بچنے کی کوشش کرنے والے ہیں؟ کیا ہم کسی کا حق مارنے سے بچنے والے اور ناجائز تصرف سے بچنے والے ہیں؟ کیا ہم

پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہنے والے اور خدا تعالیٰ کو انکسار سے یاد کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایسے بد رفیق اور ساتھی کو جو ہم پر بد اثر ڈالتا ہے، چھوڑنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماں باپ کی خدمت اور اُن کی عزت کرنے والے اور امورِ معروفہ میں اُن کی بات ماننے والے ہیں؟ کیا ہم اپنی بیوی اور اُس کے رشتہ داروں سے نرمی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ہمسائے کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم تو نہیں کر رہے؟ کیا ہم اپنے قصوروار کا گناہ بخشنے والے ہیں؟ کیا ہمارے دل دوسروں کے لئے ہر قسم کے کینے اور بُغض سے پاک ہیں؟ کیا ہر خاوند اور ہر بیوی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم عہدِ بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں؟ کیا ہماری مجلسیں دوسروں پر تہمتیں لگانے اور چغلیاں کرنے سے پاک ہیں؟ کیا ہماری زیادہ تر مجالس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے والی ہیں؟

اگر ان کا جواب نفی میں ہے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دُور ہیں اور ہمیں اپنی عملی حالتوں کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جن کو یہ جواب ہاں میں ملتا ہے کہ ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دے کر بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس انسانی زندگی کا ہر قدم بڑا پھونک پھونک کر اُٹھنا چاہئے جہاں خالص خدا تعالیٰ کی رضا مقدم ہو، جہاں عقیدے میں پختگی ہو وہاں اعمال کی بھی ایسی اصلاح ہو کہ دنیا کو نظر آ جائے کہ ایک احمدی اور دوسرے میں کیا فرق ہے؟ پس ہمیں اس بات پر نظر رکھنی چاہئے کہ تمام قسم کی برائیوں سے بچنا ہے۔ تمام قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنا ہے تاکہ عملی طور پر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے چھوٹوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے نوجوانوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے لئے نمونہ بنیں، اپنی عملی حالتوں میں ہر چھوٹا بڑا وہ معیار حاصل کرے کہ ہر قسم کی بدی اور برائی کا بیج ہم میں سے ہر ایک میں ختم ہو جائے، اُس کی جڑ ہی ختم ہو جائے۔ اگر افرادِ جماعت میں سے ہر ایک نے اپنی مکمل اصلاح کی کوشش نہ کی تو جماعت میں ہر وقت کسی نہ کسی قسم کی برائی کا بیج موجود رہے گا اور موقع ملتے ہی وہ پھلنے پھولنے لگ جائے گا، پھوٹنے لگ جائے گا۔ پس ہر قسم کی برائیوں کی جڑوں کو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر سے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہم ہر قسم کی برائیوں کو جماعت میں سے ختم کر کے عملی اصلاح کی حقیقی تصویر بن سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 30 مارچ 2012ء)

عملی اصلاح کی کوشش کرنے کے لیے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق دے وہ ہم سے خوش ہو اور ہم اس کی رضا کی جنتوں کے وارث بن سکیں۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)